© rasailojaraid.com

محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَکَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَیْرًا مِنْ اَنْ یَاکُلَ مِنْ عَمَلِ یَدَیْہِ وَاِنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ دَاؤدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ کَانَ یَاکُلُ مِنْ عَمَلِ یَدَیْہِ ۔ (مشکوٰۃ کتاب البیوع، فصل اوّل، باب الکسب وطلب الحلال)

حضرت مقداد بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بہترین رزق جو کوئی شخص کھاتا ہے، وہ ہے جو وہ اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتا ہے۔ اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتے تھے۔

یہ ایک چھوٹی سی حدیث ہے جو صرف ایک جملے پر مشتمل ہے۔ اس میں اسلام کے ایک بنیادی مسئلے کا ذکر کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ کسبِ حلال، طلبِ حلال اور رزقِ حلال نہایت ضروری اور اساسی چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر اور عمدہ رزق وہ ہے جو انسان اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتا ہے، اس سے اچھا اور کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے۔ ہاتھ سے کمانا اور طلبِ معاش کے لیے محنت اور جدوجہد کرنا، کوئی طعن کی بات نہیں ہے اور اس میں کوئی برائی نہیں پائی جاتی، بلکہ اپنی اور اپنے بال بچوں کی ضروریات کو پورا کرنے اور پیٹ پالنے کے لیے خود انبیائے کرام بھی ہاتھوں کو حرکت دیتے اور محنت و مشقت کرتے رہے ہیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام اللہ کے جلیل القدر پیغمبر تھے اور ان پر اللہ کی طرف سے کتاب بھی نازل ہوئی تھی، جس کا نام زبور تھا۔ ان میں بے شمار اوصاف پائے جاتے تھے، لیکن اس عظمت اور رفعتِ شان کے باوجود اپنے ہاتھ سے رزق حاصل کرتے تھے۔ وہ لوہے کی زرہیں بناتے تھے اور اس سے جو آمدنی ہوتی تھی، اس سے اپنی گزر اوقات کرتے تھے۔ لوہے کو کاٹنا، پگھلانا اور پھر اس کی کڑیوں کو خاص طریقے سے موڑ کر ایک انسانی لباس تیار کرنا، کوئی معمولی بات نہیں، بہت ہی محنت اور مشقت کا کام ہے، جو حضرت داؤد علیہ السلام کرتے تھے۔

وہ دور آج کل کی طرح کوئی مشینی دور نہ تھا، انسان سب کام اپنے ہاتھ سے کرتا تھا۔ اندازہ کیجیے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اللہ کے پیغمبر حضرت داؤد کس طرح یہ مشکل ترین کام کرتے ہوں گے۔

ہاتھ سے کام کرنے کا سلسلہ بہت وسیع ہے۔ ہاتھ کے ساتھ ذہن اور دماغ بھی برابر کام کرتے ہیں۔ اِدھر انسان کا ہاتھ کسی کام کے لیے حرکت میں آیا، ادھر پورا انسانی ڈھانچہ مصروفِ کار ہوگیا۔ بڑھئی کوئی چیز تیار کرنے لگتا ہے تو ذہن و دماغ بھی اس کی مدد کرتے ہیں۔ کسان ہل چلاتا ہے کھیتی باڑی کرتا ہے، فصل کاٹتا ہے، معمار مکان تعمیر کرتا ہے، ان تمام امور میں پورا جسمِ انسانی، ان کا ساتھ دیتا ہے۔

ہاتھ سے کام کرنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان کسی کام میں عار اور شرم محسوس نہ کرے۔ جو کام کر سکتا ہو، کرنا چاہیے۔ سب سے غلط بات بے کار رہنا ہے۔ جو شخص بے کار بیٹھا رہتا ہے اور کسی کام کے لیے ہاتھ آگے نہیں بڑھاتا، وہ نہایت ناکام آدمی ہے۔ زندگی حرکت کا نام ہے، جو شخص عمل و حرکت سے عاری ہے، وہ زندگی کی دوڑ میں کامیابی سے ہم کنار نہیں ہو سکتا۔ کامیابی اسی کے حصے میں آتی ہے، جو مشکل سے مشکل منزلیں طے کرنے کا عادی ہو اور کٹھن سے کٹھن حالات کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار رہتا ہو۔

جو شخص کسی کا محتاج بن کر نہیں رہتا، خود کام کر کے روٹی کماتا ہے، ملازم ہے تو دیانت داری سے دفتر کے امور سرانجام دیتا ہے، محنت مزدوری کرتا ہے تو کسی قسم کی بد دیانتی نہیں کرتا، ایمان داری سے اپنے فرائض انجام دیتا ہے، وہ شخص اللہ کے نزدیک بلند مرتبے کا مالک ہے۔ رزقِ حلال حاصل کر کے اپنا گزارا کرتا ہے اور نہایت اچھے کردار کا ثبوت بہم پہنچاتا ہے۔

جس طرح رزقِ حلال حاصل کرنے والا شخص بارگاہِ خداوندی میں محبوب ہے اور اس کے اعمال مقبول و مبرور ہیں، اسی طرح رزقِ حرام حاصل کرنے والا شخص دربارِ الٰہی میں مستحق سزا و عقوبت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ ایک شخص اللہ کے حضور انتہائی خشوع و خضوع سے دعا کرتا ہے، مگر اس کی دعا قبول نہیں ہوتی، اس لیے کہ وہ مالِ حرام سے کھاتا پیتا ہے، مالِ حرام سے خرید کر کپڑا پہنتا ہے اور اپنی تمام ضرورتیں حرام کے مال سے پوری کرتا ہے۔ اس کی دعا قبول ہو، تو کیوں ہو۔؟ قبولیتِ دعا اور قبولیتِ عبادت کے لیے اوّلین شرط یہ ہے کہ اپنی تمام ضرورتیں حلال کے مال سے پوری کی جائیں۔ ناجائز اور غلط ذرائع سے حاصل کی ہوئی، نہ کوئی چیز حلق سے نیچے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اتاری جائے۔ نہ ناجائز کپڑا پہنا جائے اور نہ کسی اور جگہ پر کوئی غلط چیز استعمال میں لائی جائے۔

رزقِ حلال کو اسلام میں بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اس کو نظر انداز کر دیا جائے، تو پورے معاشرے میں بگاڑ پیدا ہو جائے گا اور لوگ غلط اور مشکوک و مشتبہ ذرائع سے مال جمع کرنا شروع کر دیں گے، جسے مالِ حرام یا رزقِ حرام کہا جاتا ہے۔

ہمیں سوچنا چاہیے کہ ہمارے حصولِ رزق کے ذرائع کیا ہیں۔ کیا ہم دھوکے اور فریب سے تو رزق حاصل نہیں کرتے؟ دفتری کام میں کوتاہی تو نہیں کرتے؟ چور بازاری تو نہیں کرتے؟ سمگلنگ تو نہیں کرتے؟ یتیموں، غریبوں، بیواؤں اور کمزور لوگوں کی حق تلفی تو نہیں کرتے؟ رشتے داروں اور قریبیوں پر ظلم تو نہیں ڈھاتے؟ یہ تمام ذرائعِ رزق حرام کے ہیں۔

© rasailojaraid.com